251

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

روزنامہ

الفضل

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE, DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۵ | ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبائعین سیاست کی خاطر احمدیت سے علیحدہ ہونے لگے

باوجود اس کے کہ امیر غیر مبائعین مولوی محمد علی صاحب "مسلم لیگ اور کانگرس" کے متعلق اس سوال کو کہ "مسلمانوں کو ان میں سے کس جماعت میں شامل ہونا چاہیئے" "وقت کا ایک اہم قابلِ غور سوال" قرار دے چکے۔ اور اعلان کر چکے ہیں۔ کہ "یہ سوال ہمارے سامنے بھی ضرور آئے گا" اور اس طرح اپنی پارٹی کے لئے سیاسیات میں حصہ لینا ضروری قرار دے چکے ہیں۔ "پیغام صلح" جماعت احمدیہ کو اس لئے مجرم ٹھہرا رہا ہے۔ کہ وہ سیاسیاتِ ملکی کے متعلق غور و فکر کرنا۔ اور اپنے مذہبی و ملکی حقوق کی حفاظت کے لئے کوشش کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ یہ ہے وہ جرم جس کی بنا پر بار بار کہا جا رہا ہے۔ کہ:-

"قادیانی جماعت جو زبردست غلطی کر رہی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے خدمتِ دین و اشاعت اسلام کے فرض کو فراموش کر کے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اصل منشا کو پس پشت ڈال کر سیاسی مشاغل اختیار کر لئے ہیں۔ اور انہیں ان مشاغل میں اس قدر انہماک ہے اور دلچسپی ہے۔ کہ مشکل سے اور کوئی چیز یاد آتی ہے"

حالانکہ اگر سیاسیات کے متعلق اظہار خیالات۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری جد و جہد "زبردست غلطی" "خدمتِ دین و اشاعت اسلام کے فرض کو فراموش کر دینا" اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل منشا کو پس پشت ڈال دینا ہے" تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ یہی باتیں خود غیر مبائعین کے متعلق نہ کہی جائیں۔ جبکہ ان کا سابقہ طریقِ عمل تو الگ رہا۔ اب بھی سیاسی مشاغل کو "وقت کا ایک اہم قابلِ غور سوال" بنا رہے ہیں۔ اور یہ اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ "مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیئے" جماعت احمدیہ نے تو ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ اسے سیاسی لحاظ سے مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہیئے یا کانگرس کا۔ باوجود اس کے "پیغام صلح" جماعت احمدیہ پر تو یہ الزام لگا رہا ہے۔ کہ اس نے خدمتِ دین ترک کر کے سیاسی مشاغل اختیار کر لئے ہیں۔ لیکن اس کے "حضرت امیر" جب یہ تلقین فرما رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ تو "پیغام" کے نزدیک سراسر خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کے فرض کی ادائیگی کیونکر بن جاتی ہے۔ حالانکہ کانگرس کی طرح مسلم لیگ بھی خالص سیاسی انجمن ہے:-

پھر ہمارا تو کانگرس سے یہ دریافت کرنا بھی جرم سمجھا گیا کہ وہ سیاسی معاملات میں ہمیں اپنے اصول پر قائم رہتے ہوئے اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔ حالانکہ یہی بات ہم نے مسلم لیگ سے بھی معلوم کرنی چاہی ہے۔ اور غیر مبائعین کے "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالٰے" اپنی خوش گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے "ذلیل ذہنیت" "افسوسناک ذہنیت" "عاقبت نااندیشانہ طریقِ عمل" "بنیوں کے سودوں میں سے بھی گیا گزرا سودا" حتیٰ کہ اسے "اسلام سے غداری" اور "بے غیرتی" قرار دے دیا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ ان کی پارٹی کا کانگرس کے متعلق سابقہ طرزِ عمل کیا رہا ہے۔ ذرا ان کی ذہنیت ان کا طرزِ عمل۔ ان کی اسلام سے وفاداری۔ اور باغیرتی کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مسلم لیگ تو اعلان کر چکی ہے۔ کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالٰے کا مامور اور راستباز مانے۔ اسے وہ مسلمان نہیں سمجھتی اور نہ اپنے ساتھ سیاسیات میں اس وقت تک شامل کرنے کے لئے تیار ہے جب تک وہ احمدی ہونے سے انکار نہ کر دے لیکن غیر مبائعین کے جناب امیر بڑی سرگرمی کے ساتھ اپنی پارٹی کو یہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ "اسے مان نہ مان۔ میں تیرا مہمان" پر عمل کرتے ہوئے مسلم لیگ میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ یہ ہے وہ غیرت اور حمیت جس پر "پیغام صلح" اور اس کے امیر صاحب کو ناز ہے۔ اور جس کی بنا پر وہ جماعت احمدیہ کے خلاف آج کل خاص طور پر زبان طعن دراز کرنے میں معروف ہیں۔

مسلم لیگ نے جبکہ اپنا وہ اعلان منسوخ نہیں کیا۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ اس نے احرار وغیرہ کے دباؤ سے احمدیوں کے متعلق کیا تھا۔ اور جس میں احمدیوں کو مسلمان قرار نہ دیتے ہوئے مسلم لیگ میں شامل ہونے کے ناقابل بتایا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ ان کی پارٹی کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیئے۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہوں نے سیاسی مشاغل اس شدت سے اختیار کر لیئے ہیں۔ کہ اگر ان کی خاطر انہیں احمدیت سے بھی ہاتھ دھونا پڑے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی کھلم کھلا انکار کرنا پڑے تو وہ دریغ نہ کریں گے۔ اور جس طرح بھی ممکن ہوگا مسلم لیگ میں ضرور شریک ہو جائیں گے کیا کہتے ہیں اس غیرت اور دور اندیشانہ ذہنیت کے۔ اور کیا کہتے ہیں اس خدمتِ دین و اشاعتِ اسلام اور منشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پورا کرنے کے:-

ہمارے سامنے غیر مبائعین کے اعمال نامہ کے تمام گزشتہ سیاسی ابواب بالکل کھلے ہیں۔ اگر انہیں یہی شوق ہے۔ کہ انہیں پیش کر کے ثابت کیا جائے۔ کہ پیغامی سیاسیات میں ہمیشہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے [illegible]

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نشانات و معجزات کے مشاہدہ کے لئے ایک ضروری شرط

"جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ کسی ولی کے خوارق و آیات پر اطلاع پائے۔ اس پر لازم ہے۔ کہ دو طریقوں میں سے ایک طریق اختیار کرے۔ یا یہ کہ نہایت درجہ کا دوست بن جائے۔ یا یہ کہ نہایت درجہ کا دشمن بن جائے۔ کیونکہ جب تک دوستی یا دشمنی انتہا تک نہ پہونچے۔ تب تک اس قوم کے خواص معلوم نہیں ہو سکتے۔" (الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء)

فلسفیوں کے بودے ایمان سے تنفر

"میں خداوند کریم کو کامل طور پر قادرِ مطلق سمجھتا ہوں۔ اور اسی بات پر ایمان لاچکا ہوں۔ کہ وہ جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہے۔ اور اسی ایمان کی برکت سے میری معرفت زیادت میں ہے۔ اور محبت ترقی میں۔ مجھے بچوں کا ایمان پسند آتا ہے۔ اور فلسفیوں کے بودے ایمان سے میں تنفر ہوں۔" (ازالۂ اوہام جلد دوم صفحہ ۶۵۳)

کسی پاک نفس انسان کی توہین نہیں کرنی چاہیئے

"چاہیئے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو دیکھے۔ کہ وہ خدا سے تعلقِ محبت رکھتا ہے۔ اور خدا اس کی مدد اور نصرت کرتا ہے۔ تو گو یہ کیسا ہی اپنے تئیں پارسا یا ملہم سمجھتا ہے۔ جلدی سے اس کی توہین اور تکذیب کے لئے تیار نہ ہو۔ تا بلعم باعور کی طرح اس کا انجام بد نہ ہو۔" (ضمیمہ معرفت صفحہ ۳۴)

تمام حاجتیں بغیر کسی شرم کے خدا سے مانگو

"اونے اور اعلےٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو۔ کہ اصل معطی وہی ہے بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا۔ تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجائے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے۔ کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے"۔

(الحکم ۱۰ و ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۲ نومبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۵۱۷	خدا بخش صاحب	بہاول پور
۱۵۱۸	Massimo Lucchetti. . . .	روم
۱۵۱۹	اہلیہ صاحبہ منشی دین محمد صاحب مرحوم . . .	یوگنڈا
۱۵۲۰	السید محمود محمد صاحب	مصر
۱۵۲۱	" سید محمد صاحب	"
۱۵۲۲	" محمد احمد عبد اللہ صاحب	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام المتقین حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

از میاں غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

خلافت کی قبا اللہ نے محمود کو بخشی
بشارت دینے رحمت کی خدا کا اک بشیر آیا
اولوالعزمی ودیعت ہے ازل سے اسکی فطرت میں
اسے حق نے خلافت دی امامت دی امارت دی
شعاعِ نور سے ظلمت کا موہنہ فق ہے تو سینہ شق
خلافت ایک سطوت ہے خلافت ایک صولت ہے
اگر الزام دنیا میں صداقت کی نشانی ہو
اگر تہمت لگانا ہی جہاں میں کامرانی ہو
اگر تقوے کے بدلہ میں نتیجہ بدزبانی ہو
تو یوسف کی بریت ہو نہیں سکتی زمانے میں
تجلی طور کی چھپتی ہے چشم کور باطل میں
نہ مریم کی بریت عذر ہے دنیا کی آنکھوں میں
وہ نمرود اور ابراہیم و آتش ایک قصہ ہے

نیابت حق نے اپنے مصلح موعود کو بخشی
یہ اس کے حسن و احساں کا مثیل آیا نظیر آیا
یہ لاثانی ہے تقوے میں یہ یکتا ہے طہارت میں
ذہانت دی ثقاہت دی وجاہت دی ریاست دی
منافق کیوں نہ پیدا ہوں خلیفہ جبکہ ہو برحق
یہی اسلام کی سب سے بڑی بس ایک دولت ہے
اگر بہتانِ دشمن مثل وحیِ آسمانی ہو
کسی کا گالیاں دینا ہی اسکی خوش بیانی ہو
اگر اسناد کا حاصل خدائی یا سبانی ہو
نہیں کچھ فرق رہتا پھر حقیقت اور فسانے میں
نہ عیسے نیک رہتے ہیں کبھی اغیار کے دل میں
نہ صادق ٹھہرتے ہیں سرورِ کونین ﷺ لاکھوں میں
یہ کذب آرائی اے اختر بد اعمالوں کا حصہ ہے

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کب قادیان پہونچیں گے

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ۔ لاء بذریعہ جہاز ایس۔ ایس ملتان ولایت سے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور انشاء اللہ ۲ دسمبر کو بمبئی پہونچیں گے۔ وہاں سے اسی روز بذریعہ فرنٹیر میل روانہ ہو کر انشاء اللہ تعالےٰ ۴ دسمبر کو صبح ساڑھے نو بجے کی گاڑی سے قادیان تشریف لے آئیں گے:۔

جلسہ سالانہ پر تجارتی اشیاء کی نمائش

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ پر تاجرانہ نمائش کے لئے ملک محمد طفیل صاحب اوورسیر قادیان کو منتظم مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ [illegible] خط و کتابت [illegible] ملک محمد طفیل صاحب [illegible] قادیان

سرمایہ دار احباب کے لئے ایک نادر موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ فوراً مجھ سے خط و کتابت کریں:۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال قادیان

یاد رکھیں تحریک جدید کے سال سوم کے وعدوں کے پورا کرنے کی آخری تاریخ یکم دسمبر ۱۹۳۷ء ہے

252
روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۳۷ء — نمبر ۲۷۸۔ جلد ۲۵

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال کس طرح ہُوا؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہانگ کانگ سے ایک مبلغ نے لکھا ہے۔ کہ یہاں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مرض ہیضہ سے ہُوئی۔ نیز اور باتیں بھی اعتراضی رنگ میں وفات کے متعلق کرتے ہیں۔ اس لئے کسی صحابی سے اس وقت کے حالات لکھوا کر بھیجے جائیں۔ لہٰذا ناظم صاحب تحریک جدید کے حکم کی تعمیل میں عاجز نے مفصلہ ذیل مضمون لکھا ہے جو فائدۂ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ۲۱۔ نومبر ۱۹۳۷ء۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو اپنے اہل وعیال اور چند خدام کے ساتھ لاہور تشریف لے گئے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکانات میں قیام فرمایا۔ یہ دونوں مکان ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ ایک ماہ وہاں قیام رہا۔ اور وہیں آپ کی وفات ہُوئی۔ اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کے دن جنازہ قادیان مقبرہ بہشتی میں پہنچایا گیا۔ اس سفر کا ارادہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے لئے تبدیل آب وہوا کی ضرورت سے ہُوا تھا۔ کیونکہ ان کی طبیعت کچھ خراب رہتی تھی۔ اور جلد واپسی کا خیال تھا۔ مگر وہاں پہنچکر پہلے شرفائے شہر کو دعوت دے کر ایک تقریر فرمائی۔ اس کے بعد وسیع پیمانہ پر تمام اہل وطن کو ایک تبلیغی لیکچر دینے کی تجویز ہو گئی۔ اس واسطے قیام زیادہ عرصہ کے لئے ہو گیا۔ عاجز راقم روانگی کے وقت ہمرکاب نہ تھا۔ مگر چند روز کے بعد حضورؑ نے ایک خط لکھ کر مجھے بھی لاہور بلا لیا۔ اُس کا خط کا عکس کتاب "ذکر حبیب" میں شائع ہو چکا ہے۔ میں نے لاہور پہونچ کر دیکھا۔ کہ قیام زیادہ ایام کے واسطے ہے۔ تو دفتر اور عملۂ اخبار بدر کا بھی لاہور لگوا لیا۔ اور اخبار بھی وہیں چھپنے لگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے وقت میں حضور کے قدموں میں موجود تھا۔ اور پاؤں کے تلوے مل رہا تھا۔ حضور علیہ السلام کی علالت جس سے حضورؑ کی وفات ہُوئی صرف چند گھنٹے رہی۔ رات کے وقت عشاء کے بعد حضورؑ بیمار ہُوئے۔ اور صبح سوا دس بجے آپ نے اپنی جان خدا تعالےٰ کے سپرد کر دی۔ حضورؑ کو دوران سر اور اسہال کے امراض کا پہلے بھی دورہ ہُوا کرتا تھا۔ جو عموماً متواتر دماغی محنت سے ہو جایا کرتا۔ اور اس دفعہ بھی چونکہ حضور علیہ السلام لیکچر "پیغام صلح" کی تصنیف میں کئی دن تک متواتر بالکل علیحدہ ہو کر رہائشی مکان کی چھت پر مضمون لکھنے میں مصروف رہے۔ اس واسطے ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شام کو جب حضور علیہ السلام حسب معمول سیر سے واپس تشریف لائے۔ تو اس کے بعد رات کے وقت دوران سر اور اسہال کا شدید دورہ ہُوا جس پر بعض مخالفین۔ اور معاندین نے یہ شور مچایا۔ کہ آپ کو ہیضہ ہُوا اور ہیضہ سے وفات ہُوئی ہے۔ اور یہ خبر مخالفین نے اس واسطے بنائی تاکہ آپ کی نعش مبارک ریل پر سوار نہ ہو سکے۔ چنانچہ چند معاندین اسٹیشن ماسٹر ریلوے کے پاس گئے۔ اور اسے کہا۔ کہ ان کی وفات ہیضہ سے ہوئی ہے۔ اس واسطے آپ جنازہ ریل گاڑی میں نہ لانے دیں۔ مگر ایک انگریز ڈاکٹر نے جو حضور علیہ السلام کے علاج کے واسطے بلایا گیا تھا۔ تحریری تصدیق کی۔ کہ حضور کو ہیضہ نہ تھا۔ اس واسطے جسد مبارک کے ریل میں لانے میں کوئی روکاوٹ نہ ہو سکی۔ اور دشمن اپنی اس شرارت میں بھی ناکام رہے۔

حضور علیہ السلام کو در اصل محنت دماغی کے سبب یہ دورہ نہایت سخت ہُوا۔ ہوش آخیر تک قائم رہا۔ مگر وصال سے دو تین گھنٹہ قبل حضور بات نہ کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم و ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب معالج تھے۔ کاغذ قلم۔ دوات منگوا کر حضور نے لکھا۔ خشکی بہت ہے۔ بات نہیں کی جاتی۔ ایسے ہی کچھ اور بھی الفاظ تھے۔ جو پڑھے نہ گئے۔

حضور نے کوئی خاص وصیت۔ یا نصیحت اس وقت نہیں کی۔ کیوں کہ در اصل حضور کو اپنے وصال کے قرب کی پہلے سے الہاماً خبر تھی۔ اور جو مناسب اور ضروری وصایا اور نصائح تھیں۔ وُہ سب حضور پہلے کر چکے تھے۔ ایک سال قبل حضور نے ایک نظم میں لکھا تھا ؎

جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
دے شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے

وفات سے قریب ایک ہفتہ پہلے الہام ہُوا تھا۔

الرحیل ثم الرحیل

یعنی اب کُوچ کا وقت قریب ہے وفات سے ٹھیک ایک ماہ قبل یعنی ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو الہام ہُوا تھا۔ ع

مباش ایمن از بازیٔ روزگار۔

ایسا ہی اور کئی ایک الہام تھے۔ جو حضور کی وفات کے وقت کے قرب کا پتہ دیتے تھے۔

جس صبح آپ کا وصال ہُوا۔ اس سے پہلے دن عصر کے وقت جبکہ حضور نماز کے واسطے باہر تشریف لائے ہُوئے تھے کسی مسجد کے ایک طالب علم نے کسی قدر شوخی سے مخالفانہ بات کی۔ تو حضور نے فرمایا۔ ہم تو اپنا کام کر چکے۔ اب تم جو چاہو کرتے پھرو۔

آپ کی وفات در اصل شہادت کی وفات تھی۔ کیونکہ آپ کو اسہال اور بردِ اطراف۔ اور دوران سر کی پرانی بیماری تھی۔ اس کا اصل سبب یہی دماغی محنت تھا۔ اور باوجود ڈاکٹروں۔ اور طبیبوں کے منع کرنے کے آپ دماغی محنت کے کام کو نہ چھوڑتے تھے۔ کیونکہ حمایتِ اسلام۔ اور اشاعتِ دینِ محمدیؐ آپ کو اپنی صحت سے زیادہ پیارے تھے۔

پس آپ مخالفین اسلام کی تردید میں۔ اور مخلوق الٰہی کو راہِ ہدایت پر لانے کی ترغیب و تصنیف و تالیف پر جو محنت کیا کرتے تھے۔ اسی مشقت کے سبب یہ بیماری اول شروع ہوئی تھی۔ اور اسی سخت محنت کے سبب یہ آخری دورہ ایسا شدید ہُوا۔ کہ آپ نے اپنی جان خدا کو سونپ دی۔ خدا کی راہ میں آپ کا جینا تھا۔ اور اسی میں آپ کا مرنا ہُوا۔ پس آپ شہید تھے۔

آپ فرماتے ہیں ؎

بشنوید اے مردگاں من زندہ ام
اے شبانِ تیرہ من تابندہ ام

آپ نے جو کام شروع کیا تھا۔ اور جس سلسلہ کی آپ نے بنیاد رکھی۔ وُہ باوجود اپنوں اور بیگانوں کی شدید مخالفتوں کے روز افزوں ترقی پر ہے۔ اور آپ کے وصال کے بعد سے آج تک سلسلہ تمام اکنافِ عالم میں پھیل رہا ہے۔ اور اشاعت پا رہا ہے۔

برخلاف اس کے جو لوگ آپ کی مخالفت میں بڑے زوروں سے کھڑے ہُوئے تھے۔ وُہ ناکام و نامراد کچھ مر گئے۔ اور کچھ مرتے جاتے ہیں اور ان کے نشان مٹتے جاتے ہیں۔ اور یہی حال ان کا ہو رہا ہے۔ جو آپ کے خلفاء راشدین کی مخالفت پر کمربستہ ہوتے ہیں ؎

صادقاں را نورِ حق تابد مدام
کاذباں خود زندہ شد تری تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات اور آسمانی فیوض

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ

(۱۳)

اللہ تعالےٰ کے قرب کے مختلف درجات ہیں۔ معرفت اور قرب میں لزوم ہے۔ جوں جوں انسان معرفت باریتعالےٰ میں ترقی کرتا ہے۔ اس کے درجات تقرب بلند ہوتے جاتے ہیں۔ اور جوں جوں اس پر قرب کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اس کی معرفت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ایک مومن کے لئے ادنےٰ مقام قرب و معرفت یہ ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے زندہ اور کامل کلام مجید پر یقین رکھتا ہو۔ اور اس پاک کتاب کے جاننے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہونے کا شوق اس کے رگ و ریشہ میں جاری وساری ہو۔ اگر وُہ اَن پڑھ ہے۔ تو قرآن کریم سنے اور اس پر غور کرے اور لکھنا پڑھنا سیکھنے کی بھی کوشش کرے۔ اور اگر وُہ خود پڑھ سکتا ہے تو اس مقدس صحیفہ کی تلاوت حرزِ جان بنائے۔ اور اس کی آیات پر تدبر اور اس کے معانی میں غور و فکر کرتا رہے۔ یہ طریق عمل معرفت کا پہلا مقام ہے اور اللہ تعالےٰ کی پاک کتاب قرآن مجید کی قدر دانی کی پہلی منزل ہے ؛

احسان فراموشی ہوگی اگر یہ اعلان نہ کیا جائے۔ کہ اس زمانہ میں قرآنِ مجید کی حقیقی شان کو سمجھنے اور دنیا کے سامنے پیش کرنے والے خدا تعالےٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے۔ لوگوں کے لئے قرآن مجید ایک بند کتاب تھی۔ ایک مخفی خزانہ تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو ناطق اور کھلی کتاب کی صورت میں پیش فرمایا۔ اور اس زمانہ کے قیمتی اور درخشندہ موتی اہلِ عالم کے آگے رکھے۔ آپ ہی وُہ اکیلے عاشق قرآن تھے جنہوں نے فرمایا ؎

بہارِ جاودان پیدا ہے اسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

قرآن مجید جماعت احمدیہ کے لئے وہ شجرۂ طیبہ ہے۔ جو ہر آن اپنے تازہ بتازہ شیریں پھل دے رہا ہے۔ یہ ایک مستقل مضمون ہے۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم لوگ قرآن پاک کو خدا کا مفتوح صحیفہ مانتے اور اسے زندہ کتاب یقین کرکے اس پر تدبر کرتے ہیں۔ اور درحقیقت جس شخص کو اس ابدی صداقت کا بھی علم نہیں۔ وہ روحانی زندگی سے سراسر بے نصیب ہے۔ یہ یقین معرفت الٰہیہ کی پہلی منزل ہے ؛

قرآن مجید رمضان المبارک میں نازل ہؤا۔ اس کے نزول لفظی اور معنوی کے لئے ایام رمضان سے بہتر دن نہیں ہوسکتے۔ ان دنوں میں قرآن مجید پر بہت تدبر کرنا چاہیئے۔ تہجد کی نماز کا ایک اہم فائدہ یہ ہے۔ کہ مومن خلوت میں پوری یکسوئی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے کلام پر غور کرتا ہے۔ اس کی آیات پر پورا تدبر کرتا ہے۔ اسی لئے آیت فَتَهَجَّدْ بِهٖ میں اللہ تعالےٰ نے نماز تہجد کے ساتھ تلاوت قرآن اور اس پر تدبر کرنے کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ تہجد کی برکات میں سے ایک بڑی برکت مشکلات قرآن کا حل ہے وہ مبارک گھڑیاں دل میں رقت اور سوز پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ جب بندہ سوز قلب کے ساتھ خدا کا کلام پڑھتا ہے۔ تو اس پاک کتاب کے خزانے اس پر کھلتے جاتے ہیں۔ اور وہ محسوس کرتا ہے۔ کہ انوارِ ربانیہ کی تجلی اس پر ہو رہی ہے۔ چونکہ رمضان میں تہجد کا ادا کرنا ہر مومن سے متوقع ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل بجا ہے۔ کہ ان دنوں میں قرآنی معارف کھلتے ہیں۔ اور تزکیۂ نفوس کے لئے الٰہی کلام سے استفادہ کے لئے قلوب مستعد ہو جاتے ہیں۔

مومن کے دل میں اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے بے انتہا تڑپ ہوتی ہے۔ وہ اس کے کلام کے لئے ہمہ تن گوش اور اس کے دیدار کے لئے چشم براہ ہوتا ہے۔ مادی دیدار نہ سہی مگر روحانی دیدار تو لازمی ہے۔ لفظی گفتار نہ ہو تو کم از کم محبت کے آثار کا ملاحظہ تو ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ عشق پیدا ہوتا ہے۔ اور نہ انسان ترقی کرسکتا ہے۔ گناہ سوز طاقت پیدا کرنے کے لئے بجز عشق رب کوئی ذریعہ نہیں۔ اس زمانہ میں سیّد عشاق الرحمٰن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

غرض کوچۂ معرفت کا پہلا مقام قرآن مجید کے ذریعہ حسن و جمالِ یار کے آثار کا مشاہدہ کرنا ہے۔ اسی لئے حضور نے سچے مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

انہی آثار حسن و جمال کو دیکھنے اور اپنے محبوب کی پس پردہ تجلی کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیئے۔ اس سے نور دل میں پیدا ہوتا ہے۔ نماز تہجد چونکہ اس مشاہدہ کے لئے مبارک ترین ساعات میں ہے اس لئے اسوقت ممکن حد تک قرآن مجید پڑھنا چاہیئے۔ اس کی آیتوں پر غور کرنے اور اس کے معانی کی حد تک جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

تراویح کا طریق بھی دراصل اسی غرض کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ عام مسلمانوں کو خدا کا کلام سننے اور اس پر حضوری قلب کے ساتھ غور کرنے کا موقعہ مل سکے۔ تراویح کے متعلق کل کی قسط میں لکھوں گا۔ انشاء اللہ

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

مولوی محمد علی صاحب اور قبولیت دعا

جناب مولوی محمد علی صاحب کے ارد گرد جمع ہونے والے لوگ عموماً افراد جماعت احمدیہ کے ایسے ذکر پر کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا سے ان کو فلاں کامیابی بخشی یا اولاد عطا فرمائی تمسخر اڑایا کرتے ہیں۔ اور اسکو "پیر پرستی" قرار دیا کرتے ہیں۔ اسی لئے ۱۲ نومبر کے "پیغام صلح" میں مندرجہ ذیل عبارت دیکھ کر ہمیں کچھ تعجب ہوا۔ کہ

"جناب نظام الدین صاحب چک شیخاں سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضرت امیر ایدہ اللہ تعالےٰ (یعنے جناب مولوی محمد علی صاحب) کی دعاؤں سے ان کی عزیزہ محترمہ سکندر صاحبہ کے ہاں فرزند نرینہ عطا فرمایا" الخ

کیا ہم دریافت کرسکتے ہیں کہ اب غیر مبائعین کا یہ نظریہ بدل گیا ہے۔ یا یہ اعلان سہواً ہوگیا ہے؟ نیز بتایا جائے کہ "پیغام صلح" آئندہ بھی اس قسم کے اعلانات شائع کرکے اپنی قوم کو اچھی طرح بتلا دے گا کہ دعاؤں کی قبولیت کا اعتراف "پیر پرستی" نہیں۔ بلکہ حقیقت کا اظہار ہے جماعت احمدیہ تو جس شخص کی دعاؤں کی قبولیت کا بکثرت تجربہ کرچکی ہے۔ اور کر رہی ہے وہ اس کے اظہار پر مجبور ہے۔ اور وہ وجود خدا کے پاک مسیح علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ ہے ؛ خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ تحریک جدید کے تین سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

253

جو سچے مومن بن جاتے ہیں موت بھی ان سے ڈرتی ہے
تم سچے مومن بن جاؤ اور خوف کو پاس نہ آنے دو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کا پہلا دور ختم ہو رہا ہے۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے جاری فرمایا تھا۔ اور ۱۹ نومبر ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ پہلے تین سال تو ختم ہو چکے ہیں۔ مگر دینی کاموں کا استحکام اور اعلائے کلمۃ اللہ کا کام کبھی ختم نہیں ہوا کرتا۔ اور حقیقۃً اگر دیکھا جائے تو یہ پہلا دور ہے ترقی کی اس شاہراہ کا جس پر گامزن ہو کر قوم ترقی کے مدارج کو حاصل کر سکتی ہے۔ اور ان مقاصد کو جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے پورا کر سکتی ہے۔ تحریک جدید کے اس تین سال کے عرصہ میں جماعت میں غیر معمولی طور پر قربانی ایثار اور اخلاص کی روح قائم ہوئی ہے۔ اور جماعتی ترقی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان کردہ مقاصد عالیہ کو حاصل کرنے کے لئے نہ صرف اس قربانی۔ ایثار اور اخلاص کا برقرار رکھنا ضروری ہے۔ بلکہ اس میں اور بھی آگے قدم بڑھانا ازبس لازمی ہے۔ دنیا میں کوئی قوم اور کوئی جماعت قربانی کرنے کے بغیر کامیاب و کامران نہیں ہو سکتی۔ دنیاوی امور میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بھی انسان کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ ہر قسم کی تکالیف و مصائب کو برداشت کرنا ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات اپنے مقصد و مدعٰی کے حصول کی خاطر اپنی جان تک اس راستہ میں قربان کر دینی پڑتی ہے اور الٰہی سلسلوں میں تو یہ قربانی اور ایثار کی روح اور بھی زیادہ ہونی چاہیئے ورنہ کامیابی محال ہے۔ کیونکہ کائنات عالم میں سب سے بڑا اور اہم ترین فرض انہیں الٰہی سلسلوں کے ذریعہ سے سرانجام پاتا ہے۔ دنیا پرست۔ جاہل اور وحشی لوگوں کو باخدا انسان بنانا کوئی آسان کام نہیں۔ صدیوں کے بگڑے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لانا اور انہیں دنیاوی آلائشوں سے پاک و صاف کر کے توحید پرست بنانا یہ تزکیہ نفس کا کام اتنا عظیم الشان ہے۔ جس کے لئے بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (انعام آخر) کہ اے رسول تو ان لوگوں سے کہہ دے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کے راستے میں یہ کیفیت اور حالت نہ پیدا ہو جائے کہ انسان کا مرنا اور جینا اسی کی عبادت اور قربانی اسی کے لئے ہو۔ اس وقت تک کامیابی مشکل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کی وحدانیت کا قیام تبھی ہوگا جب قربانی اور ایثار کا یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ کہ انسان کی ہر حرکت و سکون اور اس کی زندگی کا ہر پہلو خدائے قدوس کے لئے وقف ہو اور ہر ساعت اس کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار ہو۔ تب ترقی اور کامیابی کے مدارج طے ہونگے اور انسان اپنے حقیقی مدعا اور مقصد کو پا لے گا۔

ایسا ہی فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (توبہ ع۱۴) کہ اللہ تعالیٰ کی جنت اور اس کی نعماء ان لوگوں کے لئے ہیں جو اس کی راہ میں اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر دیتے ہیں۔

جب تک انسان اپنی عزیز ترین اشیاء کو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو اس کی راہ میں فدا نہیں کرے گا۔ اس کے آستانہ پر انہیں نثار کرنے کے لئے برضا و رغبت تیار نہیں ہوگا اور جب تک وہ وحدانیت اور الوہیت کی شمع پر پروانہ کی طرح جلنے کے لئے وارفتہ نہ ہوگا اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور اس کی جنت اسے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک موت وارد نہیں کر لیتا اسے ابدی زندگی نہیں ملتی وہ حیات جاودان جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ شہادت دی ہے۔ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ (بقرہ ع۱۹) کہ خدا تعالیٰ کی خاطر جان دینے والے اور اس کے لئے اپنی زندگی کو قربان کرنے والے مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اور ان کی یہ زندگی لازوال اور غیر فانی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت میں اس قربانی کی روح پیدا کرنے کی غرض سے فرماتے ہیں:۔ "ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب تک وہ بزدلی کو نہ چھوڑے گی اور استقلال اور ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ہر ایک راہ میں مصیبت و مشکل کے اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوگی وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتی۔ تم نے اس وقت خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ۔ . . . . ہر ابتلاء و امتحان میں پورے اترنے کی کوشش کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق اور مدد چاہو تو میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں کہ تم صالحین میں داخل ہو کر خدا جیسی عظیم الشان نعمت کو پاؤ گے اور ان تمام مشکلات پر فتح پا کر دارالامان میں داخل ہو جاؤ گے۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔ "ہمیں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے عارضی جوش اسلام کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا اسلام ہم سے اس قربانی کا مطالبہ کرتا ہے جو ہر روز کی جائے دن کو بھی اور رات کو بھی۔"

پس تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے اندر جو قربانی اور ایثار کی شاندار روح پیدا ہوئی ہے۔ یہ جماعتی ترقی اور اس کی کامیابی کے لئے نہایت مفید اور بابرکت ہو سکتی ہے۔ مگر اسی صورت میں کہ اس میں اضافہ کیا جائے اور اسے پوری طرح نبھایا جائے۔ اور جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور ایسا ہی کرے گی۔

خاکسار :۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان)

ضروری اعلان

احباب کرام حسب ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(۱) جہاں بابا نانک صاحب نے مسلم بزرگوں کے مقابر پر چلے کاٹے ہوں ان کا نقشہ مصدقہ درکار ہے۔

(۲) تاریخ دبستان مذاہب کا وہ حصہ جس میں بابا صاحب کا ذکر ہے۔ سیر المتاخرین

(۳) روزنامچہ رنجیت سنگھ مولفہ کنھیا لال دفتر اول و دوم

(۴) Translation of Gru Granth by Trump Do Dorthy Jheld Malcolms sketches of Sekh Religion

ان کتب میں بابا صاحب کے مذہب کے متعلق جو حالات ملیں ان کی نقل مطابق اصل درکار ہے

(۵) سندھی زبان میں بھی ایک کتاب بابا صاحب کے مذہب کے متعلق [illegible] عبد الرحمن احمدیہ سکول قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقۃ الفطر اور اس کا صحیح مصرف

احباب اور عہدیداران جماعت کی ذمہ واری

رمضان المبارک ایک نہایت بابرکت مہینہ ہے۔ جس میں اگر انسان کوشش کرے اور رمضان کی حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہو کر عمل پیرا ہو۔ تو خدا تعالےٰ کی خاص خوشنودی حاصل کر سکتا ہے۔ روزہ صرف بھوکے رہنے کا نام نہیں۔ بلکہ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ روزہ دار روزہ رکھ کر۔ غریب و مساکین لوگوں کی تکالیف کا بآسانی اندازہ کر سکیں۔ جو نان شبینہ کے میسر نہ آسکنے کی وجہ سے فاقہ کشی کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔

چونکہ روزہ دار روزہ رکھ کر ایک ماہ کے تجربہ سے بھوک وغیرہ کی تکلیف کا پوری طرح احساس کر چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے غربا و مساکین کی امداد اور ہمدردی کے لئے صدقہ و خیرات کی خاص طور پر تاکید فرمائی۔ اور اس احساس کا عملی ثبوت دینے کے لئے مسلمانوں پر صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض قرار دیدیا چنانچہ ہر سال یہ صدقہ ادا کیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ جس غرض کے لئے یہ صدقہ دیا جاتا ہے۔ اگر اس کا صحیح طور پر استعمال نہ ہو۔ تو صدقہ کی غرض مفقود ہو جاتی ہے۔

صدقۃ الفطر غربا و مساکین کی احتیاجوں کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے لیکن بعض جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اس صدقہ کو مقامی ضروریات یا مساجد وغیرہ پر خرچ کر لیتی ہیں۔ جو صریحاً ناجائز ہے۔ عہدہ داران مقامی کو چاہئیے۔ کہ صدقۃ الفطر وصول کر لینے کے بعد مقامی مستحق غربا و مساکین کی ضروریات کے مطابق رکھ کر باقی مرکز میں ان غریب و غیر مستطیع اصحاب و طلباء کے لئے بھیج دیں۔ جو مختلف جگہوں سے بسلسلہ تعلیم وغیرہ آئے ہوئے ہیں۔ اور جن کے اخراجات کی ذمہ واری سلسلہ پر ہے۔

یہ صدقہ عید سے کم از کم تین چار روز قبل وصول ہو جانا چاہئیے۔ تا عید سے قبل غربا میں تقسیم کیا جا سکے۔ اور وہ لوگ بھی عید کی خوشی کا سامان کر سکیں۔

جو احباب کسی جماعت کے ذریعہ چندہ ادا نہیں کر رہے۔ بوجہ اس کے کہ وہ اکیلے رہتے ہیں۔ انہیں چاہئیے۔ کہ وہ اپنا صدقۃ الفطر جلد تر قادیان بھجوا دیں

صدقۃ الفطر کے ضروری مسائل احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

یہ صدقہ ہر ایک طبقہ کے انسان پر یکساں واجب ہے۔ جس کا ادا کرنا ہر ایک مرد عورت بچے بوڑھے آزاد غلام پر ضروری ہے۔ جو خود ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے ادا کرنے کا اس کو ذمہ وار قرار دیا گیا۔ جو اس کے اخراجات کا ذمہ وار اور کفیل ہو۔

صدقہ میں گندم۔ جو۔ منقہ، پنیر، انگور، کھجور دی جا سکتی ہیں۔ چونکہ اس ملک میں بافراط گندم ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے گندم بآسانی ادا کی جا سکتی ہے۔ البتہ کوئی صاحب اپنی وسعت کے مطابق منقہ انگور وغیرہ بھی دے سکتے ہیں۔

فطرانہ کی مقدار ایک فرد کیلئے ایک صاع ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کا ایک پیمانہ ہے۔ جس میں تین سیر پختہ غلہ آتا ہے۔ گو نصف صاع بھی دینا جائز بتلایا جاتا ہے۔ لیکن مستحب پورا صاع ہی ہے۔

صدقۃ الفطر میں جنس کی بجائے اس کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔ آجکل گندم کے نرخ کے لحاظ سے ایک صاع کی قیمت *

ایڈیٹر "احسان" کی صریح اور متواتر کذب بیانی

ہندوستان کی اخلاقی پست حالی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ عموماً پبلک اخبار نویسوں کی کذب بیانیوں کی پروا نہیں کرتی۔ جو اخبار نویس آپ سے قیمت وصول کر کے آپ کو جھوٹی خبریں دیتا ہے۔ وہ ایک تو آپ کا حلال کا کمایا ہوا مال آپ سے چھین لیتا ہے اور دوسرے آپ کو غلط راستہ پر ڈالتا ہے۔ اور آپ کے دل و دماغ پر فریب کن طریقہ سے اثر ڈال کر آپ کو غلط رائے پر قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بسا اوقات ایسے امور ملک کے لئے اور باشندگان ملک کے لئے خطرناک اور مہلک ثابت ہوتے ہیں آجکل ہندوستان میں مسلمان خطرہ میں ہیں اور کم از کم مسلمان قوم اس زمانہ میں جھوٹ بولنے جھوٹ لکھنے جھوٹ سننے اور جھوٹ پڑھنے کی خطرناک دل لگی کی طاقت اور فرصت نہیں رکھتی۔ اور نہ اس کی جیبوں میں اس قدر فالتو روپیہ ہے۔ کہ ان جھوٹ کے دیوتاؤں کی بھینٹ چڑھ جا سکے۔

"احسان" اخبار نے میرے خلاف متواتر اور مسلسل کذب بیانی کی ہے۔ لیکن اس کے متواتر اور مسلسل افترا پردازی کی آخری قسط ملاحظہ فرماتے جائیے۔ ۱۷ نومبر کے "احسان" کے پہلے صفحہ پر چوکھٹے میں ایک اہم واقعہ شائع کیا ہے۔ جو سراسر جھوٹ ہے اس میں میرا نام بار بار ذکر کر کے کوشش کی گئی ہے۔ کہ میرے متعلق پبلک کے دل میں شبہات اور بدظنی پیدا کی جائے "احسان" میں جو تحریر شائع ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

قادیان میں رات کے وقت ایک مرزائی کی گرفتاری۔ شیخ عبد الرحمٰن مصری کے مکان کے نزدیک پھر رہا تھا

لاہور۔ ۱۴ نومبر قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قادیان میں چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ قادیان کے کھیتوں میں اور شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے مکان کے قریب پولیس نے رات کے وقت ایک شخص کو گرفتار کر کے اس کا دفعہ ۱۰۹ کے ماتحت چالان کر دیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص موضع تغل والا کا مرزائی ہے۔ جہاں چودہری فتح محمد سیال کی زمینیں ہیں۔ اس شخص کے پاس ایک تیز درانتی بھی موجود تھی۔ پولیس تفتیش میں مصروف ہے۔ اہم انکشافات کی توقع ہے۔ (ا-ن-س)

اصل واقعہ یوں ہے۔ کہ قادیان سے بھینی جانے کے راستہ پر ایک کھیت میں رات کے وقت ایک بدمست آدمی گرا ہوا پایا گیا۔ جسے احمدی پہرہ داروں نے دیکھا۔ اور اس کی اطلاع پولیس کے بعض افراد کو دی۔ اور پولیس نے اسے گرفتار کر لیا۔ (۲) یہ شخص احمدی نہیں (۳) یہ شخص شیخ عبد الرحمٰن مصری کے مکان کے قریب یا نزدیک پھرتا ہوا گرفتار نہیں ہوا۔ (۴) جس کھیت میں یہ شخص گرا پڑا تھا۔ وہ میرا نہیں ہے (۵) تغل والا میں میری کوئی اراضی نہیں ہے۔ (۶) گرفتار شدہ شخص کسی مکان کے اردگرد نہیں پھر رہا تھا بلکہ راستہ کے کنارہ پر ایک کھیت میں گرا پڑا تھا۔ غالباً شراب سے مدہوش ہوگا۔ (۷) اہم انکشافات کوئی نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی کوئی توقع تھی۔ یہ جھوٹ بھی خطرہ اور بے چینی پیدا کرنے کیلئے بڑھا گیا ہے۔

ان چند سطروں میں سات جھوٹ بولے گئے ہیں۔ الامان۔ الحفیظ۔ اور پھر ضمنی طور پر تدلیس سے کام لیا گیا ہے۔ جس قوم اور جس ملک کے اخبار نویس اس طرح صریح کذب بیانی اور سراسر دروغ بافی کر لیتے ہوں۔ اس کی بربادی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

اخبار احسان کی ان کذب بیانیوں کا

* قریبا چار آنہ بنتی ہے۔ اگر کہیں گندم کا نرخ اس سے کم و بیش ہو۔ تو اس کی قیمت وہاں کے نرخ کے مطابق ہوگی۔ ناظر بیت المال قادیان

254

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ اس امر کے دریافت کیلئے علاقہ کے خطوط آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں مجبور ہوا ہوں۔ کہ خود اس بہتان عظیم کی دوبارہ تردید کروں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ یہ واقعہ پولیس کے نوٹس میں آ گیا۔ اور عدالت میں پولیس کی طرف سے چالان کی پیشی ہے۔ ورنہ "احسان" کی کذب بیانیوں کے متعلق میرے لئے اپنی بریت اتنی آسان نہ ہوتی۔ اب ایڈیٹر صاحب احسان سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کی تردید شائع کرے۔ تاکہ اس فتنہ کا جو اس نے کھڑا کیا ہے۔ سد باب ہو سکے۔

خاکسار۔ فتح محمد سیال۔ قادیان

وصیت نمبر ۴۹۰۷

منکہ عطاء اللہ ولد حکیم رحیم بخش صاحب مرحوم پیشہ وکالت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد صرف ایک مکان کا چوتھا حصہ ہے۔ جو موضع تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں واقع ہے۔ اس کی قیمت اندازاً تین سو روپیہ میرے حصہ کی ہے اس کے علاوہ میرے پاس کچھ قانونی کتب ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً پانچ سو روپے ہے اور میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرے ذمہ قریباً چار یا پانچ ہزار روپیہ قرضہ ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو غیر معین ہے۔ جو اخراجات سٹاف و دفتر وضع کر کے قریباً تین چار سو روپیہ ماہوار ہے بہر کیف جو ماہوار آمدنی ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد جو جائیداد میری ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بعد وضع قرضہ جات جو اس وقت ثابت ہوں۔ وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔

العبد:۔ عطاء اللہ بلیڈر امرتسر

گواہ شد:۔ مرزا ارشد بیگ آنریری بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد چشتی ولد امیر خاں ملازم میاں صاحب مذکور۔ امرتسر

جننگ فیکٹری کنری کیلئے کارکنوں کی ضرورت

احمد آباد سنڈیکیٹ نے کنری ریلوے سٹیشن سندھ کے متصل ایک جننگ فیکٹری قائم کی ہے اس کیلئے مندرجہ ذیل عملہ کی فوراً ضرورت ہے۔ ہر آسامی کے مقابلہ پر ضروری کوائف درج کر دیئے گئے ہیں۔ خواہشمند لوگ جو اہلیت رکھتے ہوں بہت جلد اپنی درخواستیں معہ ضروری سندات وغیرہ کے سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان کے نام ارسال کریں۔ اور درخواست میں یہ تصریح کر دی جائے۔

۱۔ مینجر ایک۔ جو جننگ فیکٹری کے کام سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ مینجر کو تنخواہ کے علاوہ منافع میں سے مناسب حصہ بھی دیا جائیگا۔ ۲۔ سینئر انجن ڈرائیور۔ ایک۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ ہماری فیکٹری میں انجن ڈیزل آئل ساخت کا ہے۔ اور جو قریباً سو ہارس پاور کا ہے۔ ۳۔ جونیئر انجن ڈرائیور۔ ایک۔ یہ بھی انجن کے کام سے واقف ہونا چاہیئے۔ ۴۔ سینئر فٹر۔ ایک۔ جو جننگ کے کام کا نہایت ماہر ہونا چاہیئے۔ ہمارے کارخانہ میں درلکرٹ کی ڈبل رولر جن مشینیں کام کرینگی ۵۔ جونیئر فٹر۔ ایک۔ یہ بھی مذکورہ بالا کام کے قابل ہونا چاہیئے۔ ۶۔ آئل مین تین کس ۷۔ موچی۔ ایک۔ جو مشینوں کے پٹوں وغیرہ کا کام کر سکتا ہو۔ ۸۔ چوکیدار۔ چار کس۔ ۹۔ خزانچی ایک کس جس کے پاس حسب قواعد کارخانہ کا روپیہ رہیگا۔ اس اسامی کے لئے پانچ ہزار روپے کی ضمانت دینی ضروری ہوگی۔ ۱۰۔ اکونٹنٹ۔ ایک کس جو فیکٹری کے حساب کتاب کو باقاعدہ رکھ سکنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ حساب انگریزی طریق پر باقاعدہ رکھا جائیگا۔ اور روزانہ up to date رکھنا ہوگا۔ اس اسامی کیلئے حساب کا ماہر آدمی ہونا چاہیئے ۱۱۔ سینئر ڈیلوری کلرک۔ ایک کس۔ جو کپاس کی ڈیلوری لینے اور دینے اور کپاس کی percentage کا اندازہ کرنے وغیرہ کے کام سے بخوبی ماہر ہو۔ ۱۲۔ جونیئر ڈیلوری کلرک۔ ایک کس۔ یہ بھی مندرجہ بالا کام کا اہل ہونا چاہیئے۔

سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق جریان

دھات رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہوتا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری ہونا۔ جو شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش و خرم بنانا اس کا کام ہے معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے۔ جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے۔ قیمت ——— صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ۔ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزار ہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم۔ مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری ۱۹۳۷ء آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دے کر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں۔ جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہونگی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ۔ صرف رمضان میں رعایتی قیمت ۱۲ اور حلوا مقوی عہ۔ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

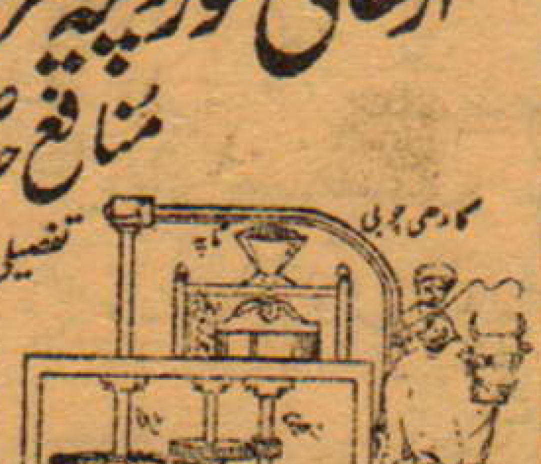

تفصیل حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ چھوٹے چھوٹے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرہ آفاق آہنی رہٹ دار جننگ کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل۔ چارہ کترنے کی مشین۔ بادام روغن۔ بیلنے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگوانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واردھا ۲۱ر نومبر۔ بنگال گورنمنٹ نے نظربندوں کی رہائی کے متعلق جو کمیونک شائع کیا ہے اس کے متعلق گاندھی جی نے ایک بیان شائع کرتے ہوئے کہا ہے کہ بنگال گورنمنٹ نے نظربندوں کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اس کے لئے وہ مبارکباد کی مستحق ہے کانگرسی غلطی کریں گے اگر وہ اس کمیونک پر کانگرسی نقطہ نگاہ سے رائے زنی کریں گے۔ بنگال کی وزارت کانگرس کے انتخابی مینی فیسٹو کی پابند نہیں وہ کانگرس کے اصول کی قائل نہیں تاہم وہ بڑی حد تک کانگرس کی لائنوں پر گامزن ہے۔ اور اس بات کو تسلیم نہ کرنا غلطی ہوگا۔ ایک سیاسی مخالف کو بھی خراج تحسین ادا کرنا چاہئیے جب وہ اس کا مستحق ہو۔ میری رائے میں وزارت بنگال نے کسی حد تک رائے عامہ کی خواہش کو پورا کیا ہے گو اس کا فیصلہ میری توقعات سے کم ہے

لکھنؤ ۲۱ر نومبر۔ یوپی پراونشل کانگرس کی کونسل کی میٹنگ نے بہت سے اہم فیصلہ جات کئے ہیں کونسل نے صوبہ میں نیشنل سروس کے سلسلہ میں ۳۰ ہزار روپیہ منظور کیا ہے ۲۵ ہزار روپیہ نیشنل سروس کے لئے اور ۵ ہزار روپیہ والنٹیر کور کے لئے

کلکتہ ۲۱ر نومبر۔ گورنر بنگال سر جان اینڈرسن نے آج شام ریڈیو پر صوبہ کے نام اپنے آخری پیغام کے دوران میں کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ نظربندوں کو رہا کرنے کے گورنمنٹ نے جس پالیسی کا اعلان کیا ہے۔ اس کا ایسا خاطر خواہ جواب دیا جائے گا۔ جو اس کی پالیسی کی کامیابی کے لئے ضروری ہے

سنگاپور ۲۱ر نومبر۔ مشرق بعید سے پہلا برطانوی جہاز "کارڈیلیا" آج یہاں پہنچا۔ گورنر اور معزز اصحاب موقعہ پر موجود تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنوری میں سنگاپور اور کراچی کے درمیان باقاعدہ ہوائی سروس جاری ہو جائے گی۔

لکھنؤ ۲۰ر نومبر۔ یوپی کانگرس منسٹری ہر ممکن طریق سے سرکاری نظم و نسق کے اخراجات کو کم کرنے کے درپے ہے چنانچہ اس پالیسی کے زیر اثر صوبہ کے شہرۂ آفاق چیف انجنیئر سر ولیم سٹیمپ کی اسامی کو تخفیف میں لایا جا رہا ہے۔ اس طرح یوپی گورنمنٹ کو کم از کم تین ہزار روپیہ ماہوار کی بچت ہو جائے گی۔

لاہور ۲۱ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے لاہور کا جو براڈکاسٹنگ سٹیشن آجکل تیار ہوا ہے۔ اس کی رسم افتتاح ۱۶ر دسمبر کو سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب ادا کریں گے۔ آپ مائیکروفون پر ایک پیغام براڈکاسٹ کریں گے۔ آپ کے بعد سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب بھی ایک تقریر کریں گے۔

روم ۲۱ر نومبر۔ سرکاری طور پر [illegible] گیا ہے کہ مسولینی نے جنرل گریزیانی کو ایبے سینیا سے واپس بلا لیا ہے۔ اس کی جگہ ڈیوک آف اوسٹا کو ایبے سینیا کا وائسرائے مقرر کیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۱ر نومبر۔ کانگرس کے آئندہ سیشن کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔ وزیٹروں کی آمد و رفت کا اندازہ لگا کر ریلوے حکام نے ایک نئی ریلوے لائن بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس پر سات لاکھ روپیہ صرف کیا جاوے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ ریلوے گاڑیاں روزانہ سورت سے ہری پور آیا جایا کریں گی۔

ٹوکیو ۲۰ر نومبر۔ جاپان گورنمنٹ کے محکمہ جنگ کا اعلان مظہر ہے کہ ۲۰ر نومبر تک چین و جاپان کی جنگ میں ۵ لاکھ ۵۴ ہزار چینی اور ۱۶ ہزار ۸۵ جاپانی ہلاک ہوئے ہیں۔

راولپنڈی ۲۱ر نومبر۔ کل ۲۰ر نومبر ۴ اور ۵ بجے شام کے وقت راولپنڈی کوہاٹ لائن پر نگلن سٹیشن کے قریب [illegible] مسافروں سے بھری ہوئی ایک لاری اور ریلوے گاڑی کی ٹکر ہوگئی لاری کے ۷ مسافر اسی جگہ ہلاک ہوگئے اور ۲۸ سخت زخمی ہوئے زخمیوں میں سے ۸ کی حالت بہت نازک ہے

جموں ۲۰ر نومبر۔ کشمیر دربار نے ایک پریس کمیونک میں بعض ورنیکلر اخبارات میں شائع شدہ اس خبر کی تردید کی ہے کہ ہز ہائی نس مہاراجہ جموں و کشمیر کے پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹ میں ۹ لاکھ روپیہ کا غبن ہو گیا ہے۔

بمبئی ۲۱ر نومبر۔ ٹرنر موریسن اینڈ کمپنی کا جہاز اکبر حاجیوں کو لے کر ۲ر دسمبر کو کراچی کے راستے عازم جدہ ہوگا۔ اس جہاز میں درجہ اول کے ۴۴ درجہ دوم کے ۳۰ اور درجہ سوم کے ۱۳۵۲ یعنی کل ۱۳۹۶ زائرین سفر کریں گے۔

کلکتہ ۲۰ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سر عبدالحلیم غزنوی ایم ایل اے نے ہندو مسلم یونٹی ایسوسی ایشن کی نائب صدارت قبول کر لی ہے۔

لنڈن ۲۰ر نومبر سوچاؤ پر قابض ہونے کے بعد جاپانی سپاہ بڑی سرعت سے نانکن کی طرف بڑھ رہی ہے جاپانی حلقے کھلم کھلا اعلان کر رہے ہیں کہ وہ جنوری ۱۹۳۷ء میں چین کے پایہ تخت نانکن پر قابض ہو جائیں گے۔

وارسا (پولینڈ) ۱۹ر نومبر۔ وارسا پولیس نے ایک اخبار کے ایڈیٹر اور سٹاف کے دیگر ممبروں کو اس سلسلہ میں گرفتار کیا ہے کہ انہوں نے چوروں، ڈاکوؤں اور رہزنوں کے لئے ایک اخبار جاری کیا ہوا تھا جس میں آہنی سیف توڑنے ڈاکے ڈالنے اور ہاتھ یا پاؤں کی انگلیوں یا کسی اور قسم کا نشان چھوڑنے کے بغیر چوری کرنے کے طریقوں کے متعلق مضامین شائع ہوتے تھے۔

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ۲) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈمی رسٹ واچ۔ ایک عدد ڈمی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

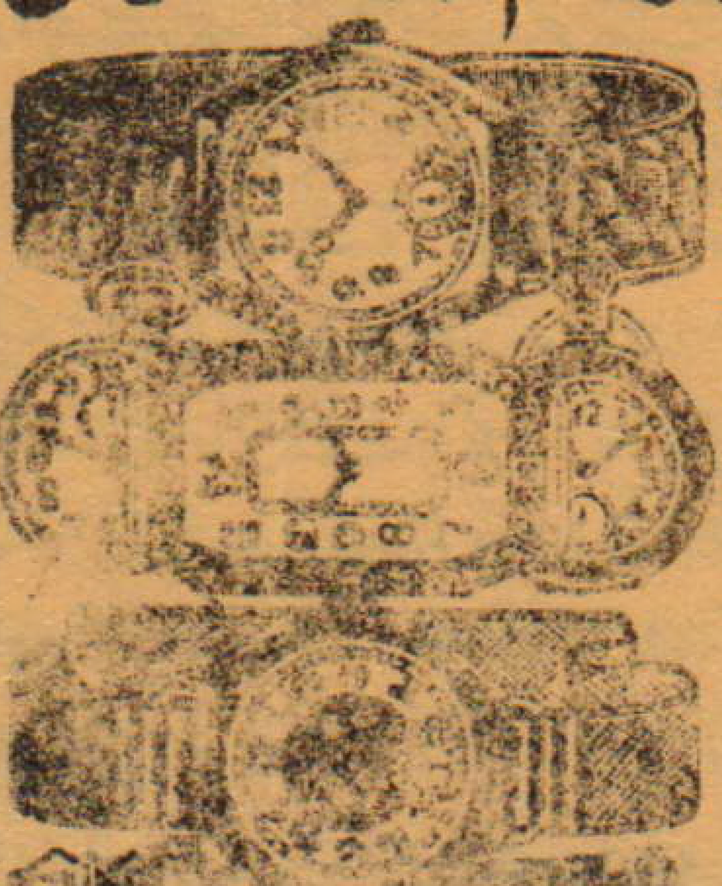

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پین معہ ۱۴ کیرٹ رولڈ گولڈ نب، اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا۔ محصول ڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ

ناپسند ہونے پر قیمت واپس

مینیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی ۳۱/۱ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور ۳۱/۱

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی